



سوال

(40) مولانا قاسم ناتو تو می لاکچر خاندان اور نانوتہ کے حنفی سید شیعہ ہو گئے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عنایت اللہ شاہ بخاری حنفی آف حجرات نے تقلید شخصی اور محمود مذہبی کے شمار میں یکم ستمبر 1978 کو رمضان کے جمعہ کے خطبہ میں فرمایا: میں رکعات تراویح پر صحابہ ائمہ اربعہ اور امت کا اجماع ہے اور ایسے اجماع کے مخالف پر ب دی پھنگار پندی اے۔ رحمت نہیں بندی اور سلسلہ کلام شروع رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ غیر مقلدوں کو ”دو بے بنے دی پٹھ جلدی لگ جاندی اے۔“ چنانچہ مرزا قادیانی اور پرویز (مشہور منکر حدیث) پہلے غیر مقلد تھے۔ یعنی ان دونوں کی گمراہی کا سبب عدم تقلید تھا۔ اگر وہ مقلد ہوتے تو ہرگز گمراہ نہ ہوتے وغیرہ وغیرہ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نہ نہ چھیڑا نکبت باد بہاری راہ لگ اپنی تجھے اٹھکھیلیاں سو جھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں۔

گستاخی معاف! آپ کا یہ ادعاء قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ اور پھر تاریخی حقائق سے ناواقفیت کا مظہر اتم ہے۔ اگر آپ نے قرآن و حدیث کے پیش کردہ فلسفہ ہدایت کا ادراک کیا ہوتا تو آپ یہ ڈینگ مارنے سے محفوظ رہتے۔

ادنی سدھ بدھ رکھنے والا ایسا کون سا طالب علم ہوگا جو یہ تک نہ جانتا ہو کہ ہدایت اور آخرت کی رستگاری اور فلاح و فوز اللہ تعالیٰ ہی کے قدرت میں ہے اور اس کی مشیت کی مرہون منت ہوتی ہے، یعنی اس کی عطا کردہ توفیق خاص اور کرم گستری ہی سے کسی خوش نصیب کے نصیب میں ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ يَبْذُرُهُ اللَّهُ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ... سوره البقرۃ ۱۲۰

”تو کہہ دے ہدایت تو اصل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہاں سے ہو (نہ کہ تمہاری زلیات) (ترجمہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری)

2- وَ لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعْتُمْ عَلَى الْهُدَىٰ... سوره الانعام ۳۵

”اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔“

3- ذلک ہدی اللہ ہدی بہ من یشاء من عباده ... سورة الانعام ۸۸

”یہ اللہ کی راہنمائی تھی۔ اللہ اپنے بندوں (میں سے) جسے چاہے اس روش کی ہدایت کر دیتا ہے۔ جس میں غیر مقلدیت کو کوئی دخل ہے اور نہ مقلدیت کو۔“

ع این سعادت بزور بازو نیست

تعب ہے کہ اہل حدیث دشمنی میں آپ کو مشہور وظیفہ نبوی یا مقرب القلوب ثبت قلبی علی دینک اور لاجل ولا قوۃ الا باللہ کے معانی بھی یاد نہیں رہے۔

اسی طرح جب کسی ازلی بد نصیب کے برے دن آتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق خاص سے محروم ہو جاتا ہے اور مشیت الہی کے مطابق گمراہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

يُضِلُّ بِكَثِيرٍ اَوْ يَهْدِي بِكَثِيرٍ اَوْ يُضِلُّ بِرِالْاَلْفِ سَقِينِ ۲۶ ... سورة البقرة

”اس (مثال) کے ذریعہ بہتوں کو (ان کی بے جانکتہ چینی کی وجہ سے) گمراہ کر دیتا ہے اور بہت سے (صاف باطن) لوگوں کو ہدایت (بھی) کرتا ہے اور سوائے فاسقوں کے کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔“

نیز فرمایا:

بَاكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَجْبَتْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ عَلِيمٌ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۵۶ ... سورة القصص

”تو (اے نبی!) جس کو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا۔ لیکن اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت پر لائے وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔“

لہذا جب کوئی حرماں نصیب اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے اس توفیق خاص سے محروم ہو جانے کی وجہ سے مشیت الہی کے مطابق گمراہ ہونے لگتا ہے۔ تو پھر نہ غیر مقلدیت اس کو اس گمراہی سے بچا سکتی ہے اور نہ مقلدیت حفاظتی بند کا کام دیتی ہے۔ فرمایا:

وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوءَ أَفْلاَ مَرَدَدًا ۱۱ ... سورة الرعد

”اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حق میں برائی چاہتا ہے تو وہ کسی طرح نہیں ملتی (اس کو کوئی ٹلانے والا نہیں) اور نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی والی ہے۔“

وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهَ فَمَا لَهُ مِنْ بَادِئٍ ۳۳ ... سورة الرعد

”اور جس کو اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کوئی بھی ہادی نہیں ہو سکتا۔“ (ترجمہ از شیخ الاسلام شفاء اللہ امرتسری)

مختصر یہ کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی ایک دین اور اس کا عطیہ ہے جو کسی خوش نصیب کے حصہ میں آتا ہے اور گمراہی بھی اللہ کے نظام عدل اور اس کی مشیت کا فیصلہ ہے جو کسی ازلی بدبخت کا مقدر ہوتی ہے اور اللہ کا یہ قانون ہمیشہ سے چلتا آیا ہے۔ چل رہا ہے اور چلتا رہے گا۔ (وَرَبِّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لِمَنْ يَلْمِزُكَ أَنْ يَكُونَ لِمَنْ نُحْيِيهِ) سورة القصص 68. ”تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہے چن لیتا ہے۔ ان کو کسی طرح کا اختیار نہیں۔ لہذا ہمیں اعتراف ہے کہ حافظ عنایت اللہ گجراتی وغیرہ یقیناً غیر مقلد تھے۔ بعد ازاں سلف محدثین کی راہ سے ہٹ کر تاویل بلکہ گمراہی کی گرداب میں دھنس کر رہ گئے تھے۔ تاہم یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ یہ بیماری الحدیث (کثر اللہ سواد ہم) میں اتنی نہیں جتنی امام ابوحنیفہ کے مقلدین میں پائی گئی ہے۔ آپ ذرا غور فرمائیں۔“

علامہ ابو الفضل علامہ فیضی اور ان کے والد شیخ الاسلام ملامبارک جنہوں نے ”دین الہی“ کی طرح ڈالی اور اکبر بادشاہ کا مذہبی بیڑا غرق کر دیا تھا۔ کیا یہ تینوں باپ بیٹے حنفی مقلد نہ تھے؟

(تاریخ دعوت و عزیمت از مولانا ابوالحسن علی ندوی، ج 4 ص 94 تا 99)

(4) سید محمد جنوری جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا کون تھے؟ حنفی مقلد تھے۔ (تاریخ دعوت و عزیمت از مولانا ابوالحسن علی ندوی ج 4 ص 55، 56)

(5) دہلوی میں مراکز شیعیت کی پلیٹ میں مشہور دہلوی عالم مولانا سید مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں: ”حضرت میر شاہ خاں اپنی طرف منسوب کتاب ”امین الروایات“ میں فرماتے ہیں۔ الدہن۔ میرٹھ ہالوڈ۔ گلاوٹھی، بلند شہر کا حال تو مجھے معلوم ہے کہ یہاں کے لوگ سب تفضیلی بلکہ شیعہ تھے۔“ پھر فرماتے ہیں: اور سنا ہے کہ دہلوی میں بھی سب تفضیلی تھے۔“ (سوانح قاسمی از مناظر احسن گیلانی۔ ج 1۔ ص 61)

مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تائید:

اپنے ایک خط میں از قلم فرماتے ہیں کہ پس ازاں عرض کہ ہوا جی کہ زادہ یوم احقر اس ت شیعان و سنیان چناں مخلوط اند کہ رشتہ و رابطہ قرابت طرفین را بہ طرفین محکم و مستحکم است۔ (فیوض قاسمیہ ص 5) بعد اس کے میں نے (مولوی حامد حسین مجتہد شیعہ) سے عرض کیا کہ جس علاقہ (نانوتہ و دہلوی وغیرہ) میں احقر کا وطن ہے۔ وہاں شیعہ اور سنی دونوں فرقتے باہم ایک دوسرے کے ساتھ کچھ اس طرح گلے ملے ہوئے ہیں کہ دونوں فرقوں میں رشتہ داروں کے تعلقات بھی مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔ (سوانح قاسمی ج 1 ص 61، 62)

(6) شیخ تفضل حسین شیعہ ہو گئے:

سوانح قدیم کے مصنف امام نے بیان کیا ہے کہ نانوتہ کے قاسمی، صدیقی برادری کے ایک رکن جن کا نام شیخ تفضل حسین تھا اور خاندانی جائیداد میں ان کی شراکت تھی۔ وہی شیخ تفضل حسین (نانوتوی) شیعہ مذہب ہو گئے تھے، جو اس بات کی کھلی شہادت ہے کہ سنیت (حنفیت) کے موروثی عقیدہ کو ترک کر کے شیعہ عقائد کے اختیار کرنے والے قصبہ نانوتہ میں بھی پائے جاتے تھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جیسے الدہن۔ گلاوٹھی، دہلوی وغیرہ قصبات میں تفضیلی اور تفضیلی سے آگے بڑھ کر رفض (شیعیت) کے جراثیم پھیل گئے تھے۔ نانوتہ بھی اس اثر سے محفوظ نظر نہیں آتا۔ (سوانح قاسمی ج 1 ص 61، 62)

شیخ تفضل حسین کی مولانا قاسم سے قرابت داری:

یہ شیخ تفضل حسین کون تھے، اور مولانا قاسم کے کیا لگتے تھے؟ تو گزارش ہے کہ دہلویوں کے نامور محقق اور نہایت ثقہ مورخ پروفیسر ایوب قادری کی تحقیق کے مطابق یہ شیخ تفضل حسین رشتہ میں مولانا قاسم کے دادا لگتے ہیں۔ یعنی شیخ تفضل حسین کے والد شیخ علی محمد بن شیخ محمد عاقل اور مولانا قاسم نانوتوی کے حقیقی پردادا شیخ محمد بخش آپس میں حقیقی چچا بھائی تھے۔ ملاحظہ ہو کتاب ”مولانا محمد احسن نانوتوی“ (از ایوب قادری۔ ص 18 و سوانح قاسمی ج 1 ص 171)

7- حضرت نانوتوی کا کچھ خاندان شیعہ ہو گیا:

اگرچہ مولانا گیلانی موصوف نے حضرت قاسم نانوتوی کے صرف ایک بزرگ شیخ تفضل حسین کے متعلق لکھا ہے کہ وہ شیعہ ہو گئے تھے۔ مگر پروفیسر ایوب قادری کے مطابق حضرت نانوتوی کے خاندان کی بلوری ایک شاخ شیعہ ہو گئی تھی۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ”محمد عاقل کی اولاد دولت و امارت کے اعتبار سے خاندان میں ممتاز تھی۔ مگر اس شاخ نے شیعیت اختیار کر لی تھی۔ اور وہ شیخ تفضل حسین بن شیخ علی محمد تھے جو بعد میں بعض خاندانی نزاعات کی وجہ سے مولانا محمد قاسم نانوتوی کے ماموں فصیح الدین ولد وجیہ الدین کے ہاتھوں قتل ہوئے۔“ (مولانا محمد احسن نانوتوی۔ ص 16)

8- نانوتہ کے حنفی سید شیعہ ہو گئے تھے:

بیاض یعقوبی میں ہے (نانوتہ کے) سید صاحبان کے تین گروہ ہیں۔ بخاری۔ ترمذی، سبزواری، پشتریہ سب اہل تسنن (حنفی مقلد) تھے۔ زمانہ شاہ فرخ سیر سے شیعہ ہونے شروع ہوئے۔ اس کے حملہ (سید) صاحبان شیعہ ہیں۔ بیاض یعقوبی (ماشر مولوی محمد رضی عثمانی۔ کراچی ص 18)

9- سادات مروہہ اور نوابان رامپور نے نوابان لکھنے کے اثر سے امامی مذہب اختیار کر لیا۔ (حاشیہ کتاب مولانا محمد احسن نالوتوی از الموب قادری۔ ص 16)

10- بدالوں میں حمیدی خاندان کے ایک حصہ نے شیعیت اختیار کر لی ایضاً کتاب مذکور۔

آپ ذرا غور فرمائیں اور موت اور قبر کو ذہن میں رکھ کر فرمائیں کہ کیا شیعہ مذہب اختیار کرنے والے مذکورہ بالا اہالیان دہلوی نالوتہ، مروہہ، میرٹھ ہالوڑ، الدین، بلند شہر، گلاوٹھی، نوابان رامپور، بدالوں اور بالخصوص شیخ فضل حسین کیا غیر مقلد تھے؟ حنفی مقلد نہ تھے؟ یا ان کی مقلدیت ان کو شیعہ ہونے سے روک سکی؟ ہرگز نہیں، امید ہے تسلی ہوگی۔ نہیں تو اور سنیے:

11- سر سید کون تھے؟ ایک مقلد ناوے کے چشم و چراغ

12- ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) کے سابق سربراہ فضل الرحمن، جس نے ایوب خاں کے دور حکومت میں قرآن و حدیث کے خلاف ژاژ خانی اور بیہودہ سرائی کی تھی کون تھے؟ ایک مشہور دہلوی عالم دین مولانا شہاب الدین لاہوری کے صاحبزادہ گرامی قدر ہیں۔

13- مولوی عمر احمد عثمانی (کراچی) کون ہے؟ جو اس وقت فتنہ انکار حدیث کا سب سے بڑا مبلغ بنا پھرتا ہے۔ جس پر اس کی سخت گمراہ کن کتاب 'فقہ القرآن' شاہد ہے۔ یہ جناب مشہور دہلوی الم اور مولانا اشرف علی تھانوی کے قریبی عزیز اور ان کے تربیت یافتہ مولانا ظفر احمد عثمانی کے فرزند از احمد ہیں۔

14- مشہور شیعہ مناظر مولوی اسماعیل دہلوی گوجروی کون تھے؟ جو بڑے فخر اور مباحثات کے ساتھ اپنے نام کے ساتھ دہلوی کا لائق لکھا اور لکھوایا کرتے تھے۔ کیا وہ دارالعلوم دہلوی کے فاضل اور پہلے حنفی مقلد نہ تھے۔

15- ایران کا ایک بادشاہ جس کا نام خدا بندہ تھا، جو ساتویں یا آٹھویں صدی کا آدمی ہے۔ کیا وہ پہلے حنفی العقیدہ مقلد نہ تھا۔ جس نے طلاق ثلاثہ کے حنفی مسئلہ سے دل برداشتہ ہو کر ایک شیعہ عالم سے فتویٰ لے کر اپنی بیوی سے رجوع کر لیا تھا اور شیعہ ہو گیا تھا۔؟

16- لگے ہاتھوں یہ بھی بتلیے کہ یہ بریلوی حضرات کون ہیں؟ اور ان کے اہل علم حنفی مقلد ہیں یا غیر مقلد۔ جنہوں نے اپنے قول و فعل سے دین اسلام کو شرک اور خرافات کا عجیب و غریب ملغوبہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ کیا یہ بھی مقلد نہیں؟ بلکہ مقلد فقہ حنفیہ ہی نہیں؟

غرض کہاں تک لکھوں۔ بات طویل سے طویل تر ہو جائے گی اور مقالہ کے صفحات اس طوالت کے متحمل نہیں۔ اس لیے حضرت احسان دانش کے اس شعر پر اکتفا کرتا ہوں:

ایک دو کی بات کیا احسان بزم حسن میں

سب کے سب ہیں کس کس کو مسلمان کیجئے

17- مرزا قادیانی پہلے بھی حنفی تھا:

رہا آپ کا یہ اعادہ کہ مرزا قادیانی اور مشہور منکر حدیث پرویز پہلے غیر مقلد تھے، اس لیے ان کو ان کی عدم تقلید نے گمراہ کر کے چھوڑا۔



امام ابن الجوزی کا قول ہے کہ تقلید غور و فکر اور تدبر کی صلاحیت ہی کو ختم کر دیتی ہے۔ اس کی مثال اس شخص سے بھی زیادہ بری ہے جس کو روشنی حاصل کرنے کے لیے چراغ مہیا کیا گیا لیکن اس نے اسے بجھا دیا اور تاریکی میں چل پڑا۔ بالکل یہی مثال ہے آپ کی کہ آپ اس علم و آگاہی کے دور میں بھی تقلید ناسدید کے اندھیروں میں ٹامک ٹونیاں مار رہے ہیں۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز آنجنابی دونوں نہ صرف حنفی مقلد تھے۔ جیسا کہ ان دونوں بد بختوں کی تحریروں اور وضاحتوں سے یہ حقیقت الم نشرح ہو چکی ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ دونوں اس تقلید کے ناطے سے حدیث دشمنی میں غیر مقلدوں (البدعتوں) کو ستانے اور ملاحیاں سنانے میں کسی مخلص مقلد حنفی سے کہیں پیچھے نہیں رہے۔ (انصاف پسند بزرگان احناف ہماری گفتگو کا ہدف ہرگز نہیں وہ ہمارے لیے قابل صدا احترام ہیں اور ان سے ہمیں کوئی گلہ ہے نہ شکوے) ان دونوں کی دشنام طرازیوں کی تفصیل کا تو یہ موقع نہیں کہ بات اور طویل ہو جائے گی۔ لہذا یہ داستاں خونچکاں کسی دوسری فرصت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں:

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت

سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

سر دست ان دونوں بد بختوں کی مقلدیت اور حنفیت کا ٹھوس اور مسکت ثبوت خدمت کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور اپنا ریکارڈ و درست فرمائیے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اول آخر غالی حنفی تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اول آخر حنفی مقلد تھا:

پہلے مرزا قادیانی کو لکھیے۔ حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی (مشہور اہل حدیث عالم دین اور مولوی عبداللہ چکڑالوی حنفی (مشہور منکر حدیث) کے درمیان حجیت حدیث کے موضوع پر ایک مباحثہ ہوا تھا۔ مرزا قادیانی نے اپنے طور پر اس مباحثہ پر بطور تبصرہ کے ایک رسالہ بنام ”مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی“ اور مولوی عبداللہ چکڑالوی کے مباحثہ پر مسجوع حکم زبانی کاربیلو () لکھا تھا۔ مرزا صاحب نے اس رسالہ میں حدیث رسول کے متعلق وہی زبان اور وہی انداز اختیار کیا ہے۔ جو آج سے صدیوں پہلے اس وقت کے سب سے بڑے حنفی فقیہ ابوالحسن عبید اللہ الکرخنی نے اپنے رسالہ اصول کرخنی ص 373 میں اختیار فرمایا تھا۔ بہر کیف مرزا صاحب حدیث اور اہل حدیث پر بستے ہوئے لکھتے ہیں:

(1) غرض یہ فرقہ اہل حدیث اس بات میں افراط کی راہ پر قدم مار رہا ہے کہ قرآنی شہاد پر حدیث کو مقدم سمجھتے ہیں۔ اور اگر وہ انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے تو ایسی حدیثوں کی تطبیق قرآن شریف سے کر سکتے تھے۔ مگر وہ اس بات پر راضی ہو گئے کہ خدا کے قطعی اور یقینی کلام کو بطور متروک اور مجبور کے قرار دیں۔ اور اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ ایسی حدیثوں کو جن کے بیانات کتاب اللہ سے مخالف ہیں یا تو چھوڑ دیں اور یا ان کی کتاب اللہ سے تطبیق کریں۔ پس یہ وہ افراط کی راہ ہے جو مولوی محمد حسین نے اختیار کر رکھی ہے۔ (رسالہ مذکور ص 2)

(2) حدیث کو عجمی سازش قرار دیتے ہوئے مزید لکھتا ہے: ”جب کہ حدیثیں سوڈیڑھ سو برس آنحضرت ﷺ کے بعد جمع کی گئی ہیں اور انسانی ہاتھوں کے مس سے وہ خالی نہیں ہیں۔ اور بائیں ہمہ وہ احادیث ذخیرہ اور ظنی ہیں اور پھر وہی قرآن شریف پر قاضی بھی ہیں، تو اس سے لازم آتا ہے کہ تمام دین اسلام ظنیات کا ایک تو وہ انبار ہے اور ظاہر ہے کہ ظن کوئی چیز نہیں۔ اور جو شخص محض ظن کو بوجہ مارتا ہے وہ مقام بلند سے بہت نیچے گرا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِنَّ الظَّنَّ لَآ لُغْنِي مِنَ النُّجْتِ شَيْئًا يَعْنِي مَحْضُ ظَنِّ حَقِّ الْيَقِينِ كَمَا مَقَابِلُهُ پر کچھ چیز نہیں۔ پس قرآن شریف تو یوں ہاتھ سے گیا کہ وہ بغیر قاضی صاحب کے فتوؤں کے واجب العمل نہیں اور متروک و مجبور ہے اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف ظن کے میلے کھیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں۔ جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں۔ کیونکہ ظن کی تعریف یہی ہے کہ وہ دروغ کے احتمال سے خالی نہیں۔ پس اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا ورنہ حدیث۔ اس لائق کہ اس پر پھر وسہ ہو سکے۔

(3) نیز لکھتے ہیں: اس جگہ ہم اہل حدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہیں، یعنی ہم حدیث اور سنت کو ایک چیز قرار نہیں دیتے، جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے

(ص: 4)

(4) حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یودیوں کا تھا "عالم الحدیث" کہلاتا تھا۔

(5) اس لیے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اسلام کی اصل تعلیم کا کچھ بھی حرج نہیں۔

(6) پس مذہب اسلام یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہل حدیث کی طرح حدیثوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے کہ قرآن پر وہ مقدم ہیں۔

(7) چلنے اور سننے اور اپنی صدی بیاض کا ریکارڈ درست فرمائیے

اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کر لیں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ ص 6۔ مجدد اعظم مصنفہ ڈاکٹر بشارت۔ ج 3 ص 98، 99۔

خط کشیدہ الفاظ کو ایک بار پھر پڑھیں اور بتلائیں کہ مرزا صاحب کے حنفی مقلد ہونے میں اب بھی کوئی ابہام باقی رہ گیا ہے؟

آپ کی مزید تسکین کے لیے آپ کو مرزا بشیر احمد قادیانی کی سیرۃ المہدی کی سیر کرانے دیتے ہیں۔ پڑھیے اور اپنے موقف کا جائزہ لیجیے۔

(8) مرزا بشیر لکھتا ہے۔ اصولاً آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے۔ اور آپ نے اپنے لیے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔

(9) ہم کوئی حنفیوں کے خلاف نہیں کہ آپ بار بار اپنے آپ کو حنفی ہونے کا اظہار کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ ہر شخص اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا کہ دینی امور میں اجتہاد کرے۔

(10) خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود یوں تو سارے اماموں کی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، مگر امام ابو حنیفہ صاحب کو خصوصیت کے ساتھ علم و معرفت میں بڑھا ہوا سمجھتے تھے اور ان کی قوت استدلال کی بہت تعریف کرتے تھے۔

(11) باپ اور بیٹے کے اقبالی بیانات کے بعد اب مرزا قادیانی کے دست راست اور خلیفہ اول نور دین بھیروی کی دو شہادتیں بھی پڑھیجیے۔ وہ مرزا قادیانی کا عقیدہ بتاتے ہوئے لکھتا ہے۔ مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اور اسی طائفہ ظاہرین علی الحج میں سے تھے۔

(12) اگر قرآن و حدیث سے نیلے توفیق حنفیہ پر عمل کرتے ہیں۔

(13) خلیفہ نور دین اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ چشم سوزم در فرقت یا محمد۔

مرزا صاحب! اپنی پہلی تحریر میں اہل حدیثوں کو اس جرم میں کہ وہ بے چارے حجت حدیث کے قابل ہیں بے جا افراط، بے انصافی اور خدا ترسی کا طعنہ دے رہا ہے اور دوسری تحریر میں تدوین حدیث کو دوسری صدی کے نصف آخر کے مسلمانوں کے کھاتے میں کر لکھے الفاظ میں کہہ رہا ہے چونکہ ان میں کذب کا احتمال بہر حال موجود ہے اور حدیثیں ظن کے میلے کچیلے کپڑے ہیں جیسے گھٹیا الفاظ میں حجت حدیث کا برملا انکار کر رہا ہے، جیسا کہ مخلوط جملے اس پر شاعر عدل ہیں اور پھر تیسری تحریر میں اپنے ناپاک مقاصد کے پیش نظر اہل حدیث کے مسلمہ اصولوں کے مقابلہ میں خود غرضانہ قاعدہ پیش کر رہا ہے اور اپنی چوتھی تحریر میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے خلاف سازش کرنے والے یودیوں کو عامل بالحدیث ٹھہرا رہا ہے۔ جب کہ پانچویں تحریر احادیث رسول کو سرے سے غیر ضروری بک رہا ہے اور پھر چھٹی تحریر میں اہل حدیث کے منہج اور طرز عمل کو مذہب اسلام کے منافی قرار دے رہا ہے۔



ان مذکورہ بالا جھ تحریروں پر ایک بار پھر نظر ڈال کر اللہ انصاف اور دیانت داری کے ساتھ فرمائیے، کیا ایسا ملحد اور دشمن حدیث کجی اہل حدیث ہو سکتا ہے یا کوئی خدا پرست انسان ایسے مفتری اور فتنہ گر آدمی الہدیث باور کر سکتا ہے، ایمان سے بتلایے کیا آپ نے اپنی ستر اسی سالہ عمر میں کوئی ایسا غیر مقلد اہل حدیث کجی دیکھا ہے یا سنا ہے جو حدیث رسول کے بارے میں ایسے ہفتوات اور ہذیانات بکتا ہو۔ اور طائفہ منصورہ (الہدیث) ایسے بد بخت اور بے ایمان شخص کو اپنی جماعت کا فرد و رکن سمجھتا ہو۔ اگر الہدیث کو مطعون کرنا ہی ٹھہرا تھا تو کیا اور کوئی گالی دنیا میں نہ تھی۔ افسوس کہ آپ نے بوالہجی کو انتہا کرتے ہوئے اپنی موت کو بھی فراموش کر دیا۔ شاہ صاحب یہ مت بھولیے:

قریب ہے یار و روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر

جو جب رہے گی زبان خنجر تو لوہو کا رے گا آستیں کا

دیکھئے صاحب!

مرزا صاحب اپنی ساتویں تحریر میں اپنے حنفی مقلد ہونے کا کتنے غم مہم الفاظ میں اعلان کر رہے ہیں اور پھر اپنے مریدوں کو بھی مذہب حنفی کی پابندی کی وصیت کر رہے ہیں۔ آپ کی سہولت کے پیش نظر ہم نے مرزا صاحب کے فیصلہ کن حملہ پر خط لکھنا دیا ہے۔ لہذا انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر بتلایے کہ مرزا صاحب کے حنفی مقلد ہونے میں اب کوئی ابہام رہ گیا ہے ع

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اس سلسلے کی آٹھویں شہادت، یعنی مرزا بشیر الدین احمد بن مرزا قادیانی کی وضاحت ذرا تکلیف کر کے اگر دوبارہ ملاحظہ فرمائیں، تو ان شاء اللہ چودہ طبق روشن نظر آئیں گے۔ الفاظ یہ ہیں: اصولاً آپ (مرزا قادیانی) ہمیشہ اپنے آپ کو حنفی ظاہر فرماتے تھے اور آپ نے اپنے لیے کسی زمانہ میں بھی اہل حدیث کا نام پسند نہیں فرمایا۔ سیرۃ المہدی ج 2 ص 49.

مرزا بشیر احمد کی شہادت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے بچپن سے حنفی مقلد تھا بلکہ جب وہ استعارہ کی صورت میں دس مہینوں تک حمل اٹھائے پھر رہا تھا اور پھر دسویں مہینہ کے تمام پر دروزہ کی تکلیف کر مزے لوٹ رہا تھا تو اس وقت بھی حنفی تھا۔ جب اس نے مسیح موعود بننے کے لیے پینتر بدلاتا تھا تو اس وقت بھی حنفی مقلد تھا۔ بعد ازاں ترقی کر کے جب اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو اس وقت بھی مقلد مذہب حنفی تھا۔ اسی طرح جب اس نے شیخ الاسلام وکیل اسلامیان ہند سردار جماعت اہل حدیث ہند، پاکستان، فاتح قادیان حضرت ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کے (تاثر توڑ گرتوں اور علمی اور اصولی حملوں سے تنگ آکر از خود یک طرفہ بدعا جھوٹے کے لیے جاری کر دی تھی چونکہ خدا کی مرضی کے مطابق تھی) ساتھ آخری مباہلہ کیا تھا۔ تو اس وقت بھی حنفی مقلد تھا اور پھر جب اس (پھر اپنی اس بدعا کے نتیجے میں) مباہلہ کے منطقی نتیجے میں 1908ء میں برانڈر تھ روڈ کی احمدیہ بلڈنگ کے ٹٹی خانہ میں ذلت کی موت مرا تھا تو اس وقت بھی حنفی مقلد تھا۔ معاف رکھیے گا یہ شہادت کسی غیر مقلد اہل قلم کی نہیں، بلکہ مرزا قادیانی کے ایسے فرزند دہلند کی گواہی ہے جسے اصولاً چیلنج نہیں کیا جاسکتا کہ وہ وفادار ایٹا ہونے کے علاوہ اپنے باپ کے ناپاک مشن کا خیر سے ترجمان اور وکیل بھی ہے گویا ع

مدعی! لاکھوں پہ بھاری ہے شہادت تیری

لہذا شاہ صاحب بتلایے

کس کی ملت میں گنوں تجھ کو بتا دے اے شیخ



تو کسے گبر مجھے گبر مسلمان مجھ کو

صحب سابق شہادتیت 12 تا 9 بھی لپنے مضمون میں بڑی واضح ہے۔ خاص کر شہادت نمبر 11 یعنی خلیفہ نوردین کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب خاص کر حنفی المذہب تھے۔ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کے بعد یہ بیان اس بحث میں فیصلہ کن ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی کو حنفی مقلد ثابت کرنے کے لیے مزید کسی اندرونی یا بیرونی شہادت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ خلیفہ نوردین وہ آدمی ہے جو نہ صرف شروع سے ہی مرزا قادیانی کا ہمزات تھا بلکہ وہ اس جنس شریف کے تمام سیاسی نشیب و فراز اور اس کے بناؤ و بگاڑ میں شریک اور اس کی زندگی کے ہر موڑ میں اس کا وفادار صلاح کار رہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد اسی شخص کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔ اس لیے خلیفہ نوردین کے اس فیصلہ کن بیان کے بعد ہم مزید کسی ثبوت کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

شاہ صاحب! کسی مدعی کے بارے میں یہ جاننے کے لیے کہ وہ کسی عقیدہ و قماش کا آدمی تھا؟

اولاً:

اہل تحقیق کے نزدیک اندرونی شہادتوں میں سے جو شہادت سب سے زیادہ معتبر اور حرف آخر سمجھی جاتی ہے وہ اس کی اپنی تحریریں اور اقبالی بیانات ہوتے ہیں۔ جو اس نے اپنا اور اپنی دعوت کا تعارف کرانے کے لیے جاری کئے ہوتے ہیں۔

ثانیاً:

اگر یہ بیانات میسر نہ ہوں تو پھر اس کی اولاد و اخلاف کے توضیحی بیانات فیصلہ کن تسلیم کیے جاتے ہیں۔

ثالثاً:

اگر یہ بھی میسر نہ ہوں تو پھر اس کے قائم مکاموں اور مخلص کار پر وازوں کی شہادتوں کی روشنی میں فیصلہ کیا جاتا ہے کہ وہ عقیدہ و مذہب کے لحاظ سے کیسا اور کیا کچھ تھا؟ سو ہم نے بحمد اللہ تعالیٰ و بحسن توفیق ہر سہ اقسام کی ایک دو نہیں بلکہ پوری ایک درجن مستند مفصل اور ناقابل تردید شہادتوں کے ذریعہ ثابت کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی مہد سے لے کر بحد تک، یعنی بچپن سے لے کر تک، یعنی بچپن سے لے کر اپنی جوانی مستانی تک امتی سے ترقی کر کے تنہی بننے تک، پھر تنہی بن کر ٹٹی خانہ میں ذلت کی موت مرنے تک حنفی مقلد تھا۔ لہذا ان شہادتوں کے بعد مرزا قادیانی کو غیر مقلد تصور کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟

جامی! چرلاف ہے زنی از پاک دامنی

بردا من تو امیں ہمہ داغ شراب چھست

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ



ج 1 ص 231

محدث فتویٰ